اسوۂ نبیؐ کو چھوڑ کر قرآن میں دیگر راہیں تلاش کرنے والا بدبخت ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍اپریل ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

میری بیماری ابھی پوری طرح دور نہیں ہوئی۔ دوست دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کامل شفا دے اور پورے کام کی توفیق عطا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ؀ (النّور: ۵۳)

اسی طرح فرمایا۔ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ؀ (اٰلِ عمران: ۷۷) جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرے اور خدا تعالیٰ کی خشیت اپنے دل میں پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرے فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ایسے لوگ دین اور دنیا میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت صرف اس صورت میں انسان کرسکتا ہے جب اس کے دل میں خشیت اللہ ہو۔ جب وہ صفاتِ باری کی معرفت رکھتا ہو۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی سے آشنا ہو جب وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں خود کو ایک ذرہ ناچیز سے بھی زیادہ کمزور حقیقتاً سمجھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں وہ شخص ہی آسکتا ہے جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو پہچانا ہو، جسے یہ معلوم ہو کہ ہر وہ حکم جو خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم میں انسان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت عطا کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا اور ہر وہ رفعت جو اس عمل کی وجہ

سے جس کی بشارت اس عمل کی وجہ سے انسان کو دی گئی تھی وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عظیم قوتِ استعداد اور صلاحیت کے نتیجہ میں پائی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی نے ہدایت کی ان تمام راہوں کو اپنے عمل اور اپنے اسوہ سے منور کیا جو راہیں خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کی طرف لے جانے والی تھیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو چھوڑ کر اپنے لئے قرآن کریم میں ہدایت کی کوئی دیگر راہیں تلاش کرے اور ان پر عمل کرنا چاہے وہ بدبخت ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو نہیں پا سکتا۔

دوسری آیت جو میں نے ابھی پڑھی، اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بَلٰی۔ بَلٰی کا تعلق اس مضمون سے ہے جو اس سے پہلی آیت میں بیان ہوا جو اس وقت میں چھوڑ رہا ہوں۔

مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ جو اپنے عہد کو وفا کرے اور عہد کے وفا کرنے کے نتیجہ میں وہ جہاں تک عہد کے وفا کرنے کا تعلق تھا۔ متقی بن جائے۔ وَ اتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ اس کو یہ بشارت دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں سے پیار کرتا ہے۔ انسان چھوٹے چھوٹے پیاروں کا بھوکا اور چھوٹی چھوٹی توجہات کو اپنی طرف پھیرنے کے لئے ہر قسم کی حرکتیں کر جاتا ہے۔ اچھی بھی، بری بھی، خوشامد بھی کرتا ہے، پیر بھی پڑ جاتا ہے۔ انسان نے پتا نہیں کیا کچھ شیطان سے سیکھا اور اس پر عمل کیا۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد نباہنے کا اسوہ قائم کیا دنیا میں ہمارے لئے وہ اسوہ ہے، اس پہ عمل کرنا چاہیئے۔

صلح حدیبیہ کے بعد کچھ لوگ اپنے ان علاقوں کو چھوڑ کے جنہیں ان کو چھوڑنا نہیں چاہیئے تھا مدینہ آ گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو درست ہے کہ جہاں تم بستے ہو وہاں ایک مسلمان کی حیثیت سے تمہیں بڑی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میں نے جو عہد کیا ہے وہ پورا ہونا چاہیئے۔ میں نے یہ عہد کیا تھا کہ تم جیسے لوگوں کو مدینہ میں پناہ نہیں دوں گا۔ واپس چلے جاؤ۔ اس قدر حسین اور عظیم جلوے، عہد کو پورا کرنے کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ہمیں نظر آتے ہیں

اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے اس پیار کو حاصل کر سکتے ہیں جس کا اس دوسری آیت میں ذکر ہے۔ اٰلِ عمران کی ہے یہ آیت فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ خدا تعالیٰ کے پیار کو ہم تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب اس معاملہ میں بھی، اس عمل میں بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھیں اور اس کے مطابق اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

اس زمانہ میں (خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت حضرت اقدس) مبعوث ہوئے اور آپ کے گرد ایک چھوٹی سی جماعت جو شروع سے اب تک بڑھتی چلی آ رہی ہے اور اب بھی جب کہ ہمارے اندازے کے مطابق (اور یہ ایک عام اندازہ ہے) ایک کروڑ کے قریب ہوگئی ہے۔ بنی نوع انسان کی جو تعداد اس کرّہِ ارض پر ہے، اس کے مقابلے میں ایک کروڑ کی جماعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن ایک سے ایک کروڑ بن گئے۔ بہر حال وہ جو خود کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں انہوں نے اپنے خدا سے ایک عہد باندھا ہے جو بنیادی طور پر جماعتِ احمدیہ کی زندگی کا مقصد ہے اور وہ عہد یہ ہے کہ ہم دنیا میں، ساری دنیا میں، اس وسعتوں والی دنیا میں اس ظالم دنیا میں، اس دولت مند دنیا میں ہم جو غریب اور دنیا کے دھتکارے ہوئے ہیں دینِ اسلام کو پھیلائیں گے اور اس غرض کے لئے اپنی ہر چیز جو یہ مقصود ہم سے مطالبہ کرے، قربان کر دیں گے۔

آج کا دن مشاورت کا دن ہے۔ ہر سال یہ دن بڑی ذمہ داریوں کو لے کر ہماری زندگی میں آتا ہے کیونکہ ہم نے دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے قربانیوں کا ایک پروگرام بنانا ہوتا ہے۔ مشورے کرنے ہوتے ہیں۔ مشورے دینے ہوتے ہیں۔ قربانیوں کے اندازے لگانے ہوتے ہیں۔ ضرورتوں کو سامنے رکھنا ہوتا ہے اور ہم بھی عاجز اور ہماری فراست اور ہمارے ذہن بھی بے حقیقت۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہو اور جب تک ہم متقی ہو کر اس کے پیار کو حاصل کرنے والے نہ ہوں، یہ منصوبے نہیں بنا سکتے۔

پس بہت دعائیں کرتے ہوئے یہ دن گزاریں، صرف وہ نہیں جو شوریٰ کے ممبر ہیں بلکہ ساری جماعت جن تک میری آواز پہنچ جائے۔ ربوہ والوں کو تو پہنچ جائے گی اور باہر والوں کے

ایک حصے کو بھی پہنچ جائے گی۔ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فکر اور سوچ کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ صحیح مشورہ دینے کی ہمیں توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ جن نتائج پر ہم پہنچیں وہ دینِ اسلام کی اشاعت میں جو ضروریات ہیں جس حد تک ممکن ہے ہمارے لئے وہ پوری کرنے والے ہوں اور مقبول اعمال ہوں خدا کے نزدیک جن سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔

تو بہت دعائیں کرو اور دعائیں کرتے رہو سارا وقت اور خدا تعالیٰ سے نور اور فراست مانگو اور ہمت اور عزم اس سے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

خدا تعالیٰ نے راہیں تمہارے لئے کھول دیں ایک نمونہ عظیم تمہارے سامنے رکھ دیا۔ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں رہی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک کھلی زندگی ہے۔ کوئی چیز تمہیں تکلیف دینے والی نہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم جو ہے اس نے ہم پہ اتنا احسان کیا ہے کہ ہر انسان کی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے جس ہدایت اور راہنمائی کی ضرورت تھی وہ قرآن کریم میں ہمیں نظر آتی ہے۔

قرآن کریم سے پیار کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق رکھتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ پر قربان ہونے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہوئے دنیا میں فساد کو دور کرنے اور اسلام کے امن کو اور سلامتی کو اور محبت کو اور پیار کو قائم کرنے کے لئے یہ فیصلے ہوں گے شوریٰ کے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی راہنمائی تلاش کرو اور خدا کرے کہ اسے پاؤ۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱ / مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۲، ۳)